رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

قیمت فی پرچہ ۲

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر:- غلام نبی ✣ انچارج:- مہر محمد خان

فہرست مضامین

نمبر ۷۷ | مورخہ ۵- اپریل ۱۹۲۳ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

مجلس شاورۃ میں شمولیت کیلئے دکن سے جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین بھی تشریف لائے تھے۔ جو احباب شامل ہوئے تھے اکثر واپس تشریف لے گئے۔ بعض فی الحال دار الامان میں مقیم ہیں۔

۔ اگلا پرچہ جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل مرتب فرمائینگے۔ خاکسار (مہر محمد خان احمدی) چند روز کیلئے رپورٹ مجلس مشاورۃ مرتب کرنے کے لئے فارغ کیا گیا ہے۔

۔ الحمد و المنۃ۔ انسداد فتنہ ارتداد کیلئے ہماری جماعت کا تیسرا وفد جناب بابو جمال الدین صاحب ساکن گوجرانوالہ کی امارت میں ۴ اپریل کو دار الامان سے روانہ ہو گیا ہے۔ اس وفد میں ... احباب شامل ہیں۔ اب گویا ہماری جماعت کے ... آدمی علاقہ ...

قطعہ

چیرہ دستی کفر و کفران خطاب بہ مسلمانان خیر احمدی

یہ قطعہ ... مارچ ۱۹۲۳ء بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور پڑھا گیا

حد سے گذر گئی ہیں اُف! کفر کی چیرہ دستیاں
یعنی حصار دین پر اس کا ہے جوش و خروش
کافر بت پرست کی دست درازیاں تو دیکھ
مسلم بے خبر بتا تیرا کدھر گیا ہے جوش
ہندو جسے ہو خاک کے تو دام میں پھنس گیا ہے کیوں
تیرا ہی نام تو نہیں ملت و دین حق فروش
برف کی سل ہے دل نہیں۔ آنکھ نہیں جگہ نہیں
کوئی تجھے سنائے کیا گوش کہاں کدھر ہیں ہوش

صاحب مقدرت ہیں محو اپنے ہی خواب ناز میں
عالم بے ہنر کو دیکھ بزم ہے اسکی پُر خروش
اس سے یہ آرزو غلط۔ اس سے امید ہے عبث
دیں کو بھلا بچائے کیا۔ خود ہو جو محو نا و نوش

خطاب بہ امیر المومنین امام مسعود خلیفہ موعود سیدنا محمود

میرے امام و مقتدا۔ تم ہو جہاں کا پیشوا
تجھ پہ ہزار مرحبا تو ہے مہدی سروش

تو نے کہا کہ "چل پڑو دین خدا کیواسطے
دین کی تم کرو مدد" ۔ بھاڑ میں جائیں جبہ پوش
دین خدا کی دشمنی سے باغ محمدی لُٹے
کون ہے ایسا احمدی اب بھی رہیگا جو خموش"
ناصر دیں تو ہی تو ہے حامی دیں تو ہی تو ہے
ماحی کفر ہے تو ہی دررہ حق بلا بگوش
مہر محمد خان احمدی ۔ شہاب ۔ ضلع

احمدیہ مجلس مشاورت

(منعقدہ ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۲۳ء)

ذی ثروت احباب سے پچاس ہزار کا مطالبہ
چندہ ۱۵ ہزار مہیا ہو گیا ۳۵ ہزار کی ضرورت ہے

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں احمدیہ مجلس مشاورت کے پہلے دن کی کارروائی کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح باقی دو دن بھی نہایت سنجیدگی سے پیش کردہ امور پر غور کیا گیا اس وقت چند باتوں کا باختصار ذکر کیا جاتا ہے۔ بیرونی جماعتوں کے جو احباب بطور نمائندہ کانفرنس میں شامل ہوئے ان کی تعداد قریباً سو تھی۔ پہلے دن جو امور زیر بحث تھے وہ یہ تھے۔ مثلاً عورتوں میں انجمنیں قائم کرنا سالانہ جلسہ گاہ تعمیر کرنا۔ فتنۂ ارتداد کے لئے روپیہ بہم پہنچانا اور احمدیہ ہوسٹل لاہور کو مضبوط کرنا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا اور ان لوگوں کے متعلق جو اسلامی شعار کا نمونہ نہیں دکھلاتے ان سے کیا سلوک کیا جائے۔ وغیرہ سوالات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں کہ وہ حضور کو ان امور کے متعلق مشورہ دیں۔ اور پھر جنرل اجلاس عام میں نمائندگان ان پر بحث کریں۔ اور پھر حضور خلیفۃ المسیح جس مشورہ کو پسند فرمائیں۔ اسپر عملدرآمد کیا جائے پہلے دن صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک اور ایک بجے سے غروب آفتاب تک مجلس نے کام کیا۔ اور دوسرے دن صبح سات بجے سے ۱۱ بجے تک اور دو بجے سے رات کے ساڑھے ۸ بجے تک۔

حضور نے پسند فرمایا۔ کہ مستورات میں لجنہ اماء اللہ کے طریق پر چند مقامات پر لاہور۔ سیالکوٹ۔ فیروزپور لدھیانہ ۔ [illegible] میں یہ سب مجلسیں قائم کی جائیں۔ سالانہ جلسہ گاہ کی تعمیر کے سوال کو آیندہ کسی وقت پر ملتوی کیا گیا۔ لاہور میں احمدیہ ہوسٹل کے معاملہ کے متعلق فنڈ کی کمی کے باعث توسیع خیال کو آیندہ پر اٹھا رکھا گیا اور حضور نے بعض ان لوگوں کے متعلق جو جماعت احمدیہ میں ہونے کے باوجود اخلاقی نقص رکھتے ہیں مجلس کے کثرت رائے کے مشورہ کو قبول فرمایا۔ کہ ان لوگوں کو پہلے ہی جماعت سے الگ نہ کیا جائے۔ بلکہ پہلے ان سے نرم سلوک کیا جائے۔ اور فرمایا کہ اخبارات میں سال بھر ایک ایک ماہ کے وقفہ کے بعد گول دائرہ بنا کر اعلان کیا جاوے کہ خدا نخواستہ جو لوگ احمدی کہلاتے ہوئے اخلاقی نقائص میں مبتلا ہیں۔ مثلاً تارک صلوٰۃ ہیں یا نادہندہ ہیں یا سود لیتے ہیں۔ اگر اپنی اصلاح نہیں کرینگے۔ تو سال کے بعد ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائیگا۔ فی الحال ان کو سمجھایا جاوے۔ نہ سمجھیں۔ تو بطور تنبیہ ان سے کشیدگی اختیار کی جائے۔ تا وہ اپنی غلطی کو محسوس کریں۔ اور ان نقائص کی اصلاح کرلیں۔ مستورات کی تعلیم کے متعلق یہ مشورہ حضور نے پسند فرمایا کہ مستورات کو اول احمدی مدارس میں اگر احمدی مدارس نہ ہوں تو سرکاری مدارس میں تیسری جماعت تک یا سات سال کی عمر تک تعلیم دیجائے اسکے بعد گھر پر انتظام ہو۔ فتنۂ ارتداد کے چندہ کے متعلق یہ مشورہ حضور نے قبول فرمایا کہ کم از کم سو روپیہ کی رقم معین کی جائے۔ اس سے زیادہ کی حد نہیں۔ اور جماعت احمدیہ کا جو فرد بھی کم از کم سو روپیہ یا اس سے زیادہ جتنا بھی دینا چاہے اس تحریک میں چندہ دے۔ اور جو لوگ سو روپیہ نہیں دے سکتے۔ ان کے اخلاص و ایثار کو اس وقت تک ریزرو رکھا جائے جس وقت ہمیں زیادہ روپیہ کی ضرورت ہو۔ یہ تمام تجاویز کا مختصر الفاظ میں خلاصہ ہے۔

اسپر احباب نے چندہ پیش کرنا شروع کیا۔ اور خدا کا احسان ہے۔ اسی مجلس میں دس منٹ میں ۱۰۵ ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔ قادیان کا چندہ جو اسی تحریک کے ماتحت ابتدائی اخراجات کے لئے کیا گیا تھا۔ جمع کر کے یہ رقم ۱۵۰۰۰ ہو گئی۔ گویا اب ۳۵۰۰۰ ہزار مطلوبہ رقم میں سے باقی ہے۔ ذی ثروت احمدی احباب کا فرض ہے کہ اس رقم کو جلد سے جلد پوری کر دیں۔ احباب سے توقع کی گئی کہ وہ اپنی خدمات بھی پیش کرینگے۔ اور حضور خلیفۃ المسیح نے سب کمیٹی کے ماتحت معذور لوگوں کے لئے پسند فرمایا۔ کہ وہ ایک مبلغ کا تین مہینہ کا خرچ دیدیں۔ تاکہ ان کی طرف سے کوئی مبلغ وہاں بھیجدیا جائے۔ اور معذور کی تعریف حضور نے یہ فرمائی۔ کہ جو ایسا بیمار ہو۔ جو چارپائی سے نہ اٹھ سکتا ہو۔

رات کے ۱۱ بجے کے قریب دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

اس ہفتہ دارالامان میں آنیوالے احباب

احمدی

ادھر تو ہماری مجلس مشاورت کے لئے اکناف ہند سے ہمارے احباب تشریف لائے تھے۔ ادھر ہمارے دوست سید انعام اللہ شاہ صاحب سیالکوٹی کے رخصتانہ کی تقریب پر علاوہ شاہ صاحب کے احمدی احباب کے مندرجہ ذیل ذی علم اور معززین بھی تشریف لائے تھے۔

۱۔ مرزا بدرالدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا ۔ سیالکوٹ۔
۲۔ سید محمود شاہ صاحب ایم اے متعلم لا کالج
۳۔ سید افضل علی صاحب ایم اے کلکٹر انکم ٹیکس رہتک۔
۴۔ خان عبدالصمد صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور۔
۵۔ شیخ اعجاز احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل بی ۔ سیالکوٹ
۶۔ سید نذیر حیدر صاحب۔

ان صاحبوں نے مجلس مشاورت میں بطور وزیٹر شمولیت اختیار کی۔ اور حضرت امام والا مقام کی افتتاحی تقریر سنی۔ ان پر اسبات کا نمایاں اثر ہوا کہ ہماری جماعت کی تنظیم ایک عدیم النظیر چیز ہے۔ ان صاحبوں نے حضرت اقدس سے خلوت میں دو ملاقاتیں بھی کیں۔ جنمیں موجودہ حالات اور اسلامی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کی

کمی ہے۔
ہمیں آپ کے اخلاص پر شک کرنے کے گناہ سے خدا تعالیٰ بچائے۔ ہمیں آپ کے اخلاص پر یقین تھا۔ اور ہمیں معلوم بھی ہو گیا ہے۔ کہ آپ میں سے بہت سے احباب نے کہا ہے کہ

جب بیعت کر چکے پھر ہمارا کیا رہا

ہمارا آقا جب چاہے۔ اور جدھر چاہے بھیجدے۔ لیکن ہم اس غلط فہمی کو دور کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت امام اسی شخص کو اس خدمت اسلام کا موقع دیتے ہیں جو باوجود سب کچھ آپ کے ہاتھ بیچ کر چکنے کے پھر اپنی زندگی وقف کرے۔ کیونکہ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کی سنت اور طریق عمل سے ثابت ہے۔ کہ باوجود بیعت کے صحابہ سے خاص خاص کاموں کے لئے بیعت لی جاتی تھی۔ اور وہ بیعت کرنیوالے اس بیعت ثانیہ سے دوسرے عام کام سے اس کام میں ممتاز ہو جاتے تھے ✦

پس یہی طریق یہاں بھی ہے۔ ہم مانتے ہیں۔ اور خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ احمدی جماعت کے ہر ایک فرد کا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ بوڑھا ہو یا بچہ۔ خدا کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت یہی ایمان ہے کہ

اسلام ہم سے جو قربانی مانگیگا۔ ہم انشاء اللہ دینگے۔ اور آپ یہ تہیہ کئے بیٹھے ہیں کہ آپ کا مقدس اور اولوالعزم سالار آپ کو جدھر اشارہ کریگا۔ آپ جس حال میں ہونگے۔ ادھر چل پڑینگے۔ لیکن بھائیو اس نیت۔ اس ایمان اور یقین اور تہیہ کا نشان ہمارے امام نے یہ مقرر کر دیا ہے۔ کہ اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے اب پیش کرو۔ بس پھر توقف کیوں؟ اس میں شبہ نہیں کہ مطالبہ ڈیڑھ سو کا تھا۔ لیکن ابھی آپ کے مقدس امام نے یہ اعلان نہیں فرمایا۔ کہ بس میرا مطالبہ پورا ہو گیا۔ اس لئے جب تک آپ کے محبوب کی طرف سے یہ اعلان نہ ہو جائے۔ چاہیئے کہ آپ لوگ سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں آئیں۔ اور اپنی خدمات اسلام کے لئے پروانہ وار اس شمع اسلام کے حضور پیش کریں

پس اے خدا کے مسیح اور مہدی کی جماعت! اب انتظار کا وقت نہیں۔ آپ کا امام بلندی پر کھڑا آپ کو بلا رہا ہے پھندوں کو توڑ دو۔ بندوں کو کھولدو۔ رکاوٹوں کو راستہ سے ہٹا دو۔ اور دنیوی قیدوں کی دیواروں کو پھاندتے ہوئے آئیے۔ بڑھتے ہوئے آئیے۔ دوڑتے ہوئے آئیے۔ نہیں اڑتے ہوئے آئیے۔ اور خدمت اسلام میں سبقت حاصل کیجئو۔ کہ یہ وقت پھر نہیں آئیگا کون ہے۔ جو اس آواز پر لبیک کہے؟ کیا یہ لاکھوں کی جماعت سے ڈیڑھ ہزار خدام ملت اسلام کا مطالبہ .... کچھ بڑا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ نہیں چھوٹا اور یقیناً چھوٹا ہے۔ اور انشاء اللہ چند دنوں میں ہم اعلان کرینگے۔ کہ ہمارا دعویٰ درست تھا۔

مسیح موعود کے روحانی فرزندو! بڑھو بڑھو کہ میدان تمہارے ہی ہاتھ ہے۔

احمدی جماعت کے نونہالو! بڑھو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ تمہارا طرۂ امتیاز تو یہ ہے۔ پھر اب تک سرفروشی میں توقف کیوں؟

دل اگر خون نیست از ہجرت چہ چیز است آں دگر
در نثار تو نگردد جان کجا آید بکار
دل نمے ترسد بہر تو مرا از موت ہم
باید ار ہا بہ بین خوش میرم تا پایدار

نیا سال اور تعلیم الاسلام ہائی سکول

ہمارے پاس تعلیم الاسلام کے ایک محترم ٹیچر ماسٹر عبدالرحمن صاحب کی ایک تحریر پہنچی ہے۔ جو ہم انشاء اللہ حسب اختیار کرینگے۔ لیکن بطور اطلاع احباب فی الحال اس قدر لکھنا ضروری ہے۔ کہ احباب اپنے بچوں کو اس سکول میں بغرض تعلیم بھیجیں۔ اس میں ان کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ تربیت ہوگی۔

آج تک اس سکول کے جو نتائج ہمارے پیش نظر ہیں وہ نہایت ہی موجب مسرت اور ہمت افزا ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس طرف احباب متوجہ نہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ سارھے چار سو کے قریب طلباء سکول میں پڑھتے ہیں۔ مگر سب سے پہلے اس سکول پر احمدی طلباء کا حق ہے۔ سکول کے دروازے سب کیلئے کھلے ہیں۔ مگر احمدیوں کو ادھر توجہ کرنی ضرور چاہیئے۔ کیونکہ یہ انکی جماعت کا مہتم بالشان تعلیمی انسٹیٹیوشن ہے۔ نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ احباب فوراً اپنے بچوں کو یہاں روانہ فرمائیں کہ ان کی تعلیم باقاعدہ ہو۔ قادیان کی رہایش مذہب کی محبت پیدا کرنے کے لئے ایک زبردست باعث ہے خرچ سے اندیشہ نہ کیجئے۔ وہ جہاں بھی آپ بچوں کو پڑھوائنگے آپ کو برداشت کرنا پڑیگا۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ آپ یہیں وہ خرچ کریں۔ کہ دین و دنیا کا فائدہ ہو +

پیغام اتحاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جو مضمون بعنوان "ایک کروڑ مسلمان ارتداد کی چوکھٹ پر" اور "امام جماعت احمدیہ کی طرف سے پیغام اتحاد" ۲۶ مارچ کے الفضل میں شایع ہوا تھا۔ ضرورت ہے کہ اس کی بکثرت اشاعت ہو۔ اور پنجاب ہندوستان کا کوئی شہر اور کوئی قصبہ جہاں مسلمان آباد ہوں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جسمیں اس کی بکثرت اشاعت نہ ہو۔ اسی خیال سے نظارت تالیف و اشاعت نے بطور اشتہار بڑی تقطیع پر نہایت خوبصورت اور خوشخط اور درخشاں طبع عمدہ میں اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر اسے چھپوایا ہے۔ مجلس مشاورۃ میں جو احباب بطور نمائندگان تشریف لائے تھے۔ ان کو تھوڑی تھوڑی تعداد میں یہ اشتہارات دئے بھی گئے ہیں کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ان کی اشاعت کریں۔ لیکن تمام احباب جماعت کا فرض ہے کہ اس مضمون کی اتنی اور اس طرح اشاعت کریں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی آواز ہر ایک مسلمان کہلانیوالے کے کان میں پہنچ جائے۔ کیونکہ وقت کی نزاکت اور موقع کی اہمیت تقاضا کرتی ہے۔ کہ اس فتنہ کا سدباب پورے انتظام اور متحدہ طاقت سے کیا جائے۔ اور یہ خوف دور ہو جائے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے زیادہ ہو جائینگے۔ بلکہ انکی بجائے ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ آپ پر درود بھیجنے والے زیادہ ہوں... تعداد میں بھیجکر۔ احباب جماعت اور دوسرے مسلمان حضرات بھی یہ اشتہار صیغہ نظارت تالیف و اشاعت قادیان سے منگوا سکتے ہیں ✦

ہمارے تبلیغی وفد متعینہ آگرہ کی پہلی رپورٹ

ہندوؤں کی یورشیں

ہندو زمینداروں کے مظالم

مسلمانوں سے اپیل

معززین سے ملاقات

ہمارا پہلا تبلیغی قافلہ جو بیس آدمیوں پر مشتمل ہے۔ ۱۲ رمارچ کو قادیان سے یو پی کی طرف سلسلہ ارتداد کو فرو کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ اور ۱۴ رمارچ کو اچھنیرہ ضلع آگرہ میں پہنچ گیا۔ مولوی محفوظ الحق صاحب احمدی مبلغ سٹیشن پر موجود تھے۔ وہ مجھے ملے۔ اور یہاں کے حالات سے آگاہ کیا۔ بعد ازیں چوہدری نذیر احمد خاں صاحب وکیل ریاست جے پور اور نیاز محمد خاں صاحب سے جے پور اور محبوب خاں صاحب جو اپنے علاقہ کے سرکردہ راجپوتوں میں سے ہیں۔ اور ان جنگلوں میں بہت رسوخ رکھتے ہیں۔ میری آمد کی خبر سنکر ملنے کے لئے تشریف لائے یہ تینوں اصحاب ہمارے قافلہ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ ہم تو آپ ہی لوگوں کے منتظر تھے۔ یہ کام بہت نازک ہے۔ اور آپ ہی لوگوں کی کوشش دستی سے خاطر خواہ طور پر سرانجام پا سکیگا۔

مجلس نمائندگان اور ہم

یہاں کی قائم شدہ انجمن نمائندگان تبلیغ میں بعض اہم امور پر اختلاف تھا۔ اور معاملات کے سلجھنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ تاہم ہمنے ان تینوں دوستوں کی معرفت کہلا بھیجا کہ ہم ہر طرح سے انجمن مذکور سے ساتھ ملکر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر اختلاف اعتدال کی حد سے بڑھ چکا تھا۔ اس لئے معاملہ نہ سلجھا اگرچہ انجمن نے قریباً ۲۴ گھنٹے تک اپنی طرف سے پوری کوشش کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمکو انجمن کیطرف سے اطلاع آئی کہ آپ لوگ اپنا کام الگ شروع کر دیں۔ اور ہمارے لئے علاقہ الگ مقرر کر دیا گیا۔ چونکہ ہمارا مقصد کام کرنا ہی تھا۔ خواہ وہ کسی رنگ میں ہی ہو۔ ہم نے اسکو منظور کر لیا۔ اور کام کو شروع کر دیا۔ ہمارے حصہ میں وہ علاقہ آیا ہے جہاں کہ ارتداد اپنے پورے زوروں پر ہے۔ یعنی اس علاقہ کا ایک حصہ تو مرتد ہو ہی چکا ہے۔ اور باقی خطرناک طور پر ملوث ہے ہمیں اس بات سے بہت خوشی ہوئی۔ کہ یہاں کے راجپوت لوگوں نے اور مولوی صاحبان نے متفق ہو کر کہا کہ اس علاقہ میں خطرہ بہت سخت ہے۔ اس لئے ہم اس کام کو آپ کے سپرد کرتے ہیں۔ اس اعتماد پر جو احباب کی طرف سے ہم پر کیا گیا۔ ہم کو بہت خوشی ہوئی۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم کو اس کام میں کامیابی بخشے۔ آمین۔

ہمارا وفد اور ایک راجپوت بڑھیا کا جوش اسلام

اس کے بعد میں نے اپنے وفد کے مبلغین کو تمام علاقہ میں پھیلا دیا۔ اور اردگرد کے گاؤں میں جو ہمارے حلقہ میں ہیں اور جہاں شدھی ہو چکی ہے۔ اور ہونے کی افواہ تھی وہاں دوستوں کو بھیجدیا گیا۔ ان مواضعات میں سے ایک مشہور گاؤں کا نام اگرن ہے۔ اس کے متعلق میں نے یہ انتظام کیا ہے کہ ایک دوست کو مستقل طور پر یہاں مقیم کر دیا۔ اور تجویز ہے۔ کہ وہاں ایک مسجد بھی تعمیر کر دیجائے۔ اور خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ وہاں ایک راجپوت بڑھیا نے جو اپنی عقیدت میں اس قدر زبردست ہے۔ کہ کہتی ہے کہ اگر میرے دس بچے بھی مرتد ہو جائیں۔ تو میں ان سب کو قتل کر دوں اس نے مسجد کے لئے زمین مفت دیدی ہے۔

ہمارا ارادہ ایک مسلم اسکول جاری کرنے کا ہے۔ اور جس وقت تک یہ خط اخبار میں شائع ہوگا اس وقت تک امید ہے۔ کہ ہماری طرف سے سکول کا اجراء ہو جائیگا۔ اس علاقہ میں عام طور پر سکولوں میں ہندی پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن ملکانہ راجپوتوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کو اردو زبان کی واقفیت ہو۔ امید ہے کہ ہم اس طرف بھی انشاء اللہ توجہ کرینگے۔

آریوں کی جدوجہد کا جواب

دورہ تبلیغ میں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے حلقہ کے ایک گاؤں میں شدھی ہونے والی ہے۔ چنانچہ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب بھٹی۔ بی۔ اے۔ بی ٹی۔ و چوہدری بدر دین خاں صاحب اور بعض اور دوستوں کو معین کر دیا۔ کہ وہ موقع پر پہنچ جائیں۔ اور ارتداد کی انسداد کی جہانتک کوشش ممکن ہو کریں۔ چنانچہ ہمارے دوست موقع پر پہنچ گئے۔ اور مولوی محمد یوسف مبلغ جماعت لاہور بھی خبر پاکر موقع پر آگئے۔ گاؤں میں پہنچکر معلوم ہوا۔ کہ مقامی جماعت ملکانہ کا اکثر حصہ اس تحریک کے بالکل خلاف ہے۔ اور وہ اپنی اصلی حالت میں قائم رہنا چاہتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آریوں نے انہیں کے ایک چالباز شخص کو گانٹھ لیا ہے۔ اور وہ تمام گاؤں کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے ہمارے جانے سے ارتداد کی رو تو رک گئی۔ لیکن حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گاؤں ابھی تک بہت خطرہ میں ہے۔ اس کی روک تھام کا ہمنے یہ انتظام کیا۔ کہ چوہدری بلد دین (سابق بدر بخش) صاحب کو مقرر کر دیا کہ وہ اس گاؤں میں دوسرے تیسرے روز چکر لگاتے رہیں۔ اور وقتاً فوقتاً آریہ لوگوں کے اثر کو زائل کرتے رہیں۔ چونکہ چوہدری بلد دین صاحب راجپوت ہیں۔ اس لئے یہاں کے مقامی لوگ ان کو ملنے سے ہچکچاتے نہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اس کا اثر اچھا پڑیگا۔

آریوں کا طریق عمل اور سکندرا میں شدھی رکنے کی تفصیل

ان واقعات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آریہ لوگ گاؤں کے چند شوریدہ سر آوارہ طبع لوگوں کو چن لیتے ہیں اور ان پر اپنا اثر جماکر باقی لوگوں کو ان کے ذریعہ سے دام تزویر میں لاتے ہیں جس گاؤں میں شدھی کیلئے جاتے ہیں وہاں کی ملکانہ آبادی سے دو چند سہ چند آدمی اپنے ساتھ لیجاتے ہیں۔ اور بگھیوں و موٹروں کی نمائش سے اپنے دجل کو پھیلاتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ایسے موقعوں پر اگر مسلمانوں کی طرف سے بھی لوگ کافی تعداد میں پہنچ جائیں تو یہ سلسلہ بالکل رک جائے۔ مثال کے طور پر میں ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں۔ آگرہ کے قریب سکندرا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے یہاں شدھی کے متعلق افواہ ہوئی۔ تو میں نے اپنے چند دوستوں کو متعین کیا کہ وہ وہاں پہنچکر ارتداد کا سدباب کریں۔ چنانچہ چوہدری انور خاں صاحب بھٹی اور بابو محمد اقبال صاحب اس موقعہ پر پہونچ گئے۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ وہاں ہندوؤں کا ایک بہت بڑا مجمع ہے۔ جو وہاں کے بوڑھے راجپوت تاج خاں کو جو گاؤں کا مکھیا (نمبردار) ہے۔ گھیرے ہوئے ہیں کبھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور کبھی اس کو دھمکی دیتے ہیں۔ اور کبھی یہ کہکر کہ تمہارے باپ دادوں کو زبردستی مسلمان بنایا گیا۔ اپنے دام میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ اور گاؤں کے ایک دو نوعمر آوارہ لڑکے جو آریوں کے تھے پر چڑھے ہوئے ہیں۔ ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ اور قرب وجوار کے متمول ہندو اپنی گاڑیوں اور موٹروں کی نمائش سے اپنے مہاشہ بھائیوں کی محنتوں کو بارآور بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہماری طرف سے جو احباب بھیجے گئے وہ حیران تھے کہ ہم اس بے بس بوڑھے راجپوت سے کیسے ملاقات کریں۔ مگر مسبب الاسباب خدا نے اس کی ملاقات کا سامان اسطرح پیدا کیا کہ اس بوڑھے کے بعض قریبی رشتہ دار جو اس کے ارتداد کی وحشت ناک خبر سنکر اس کے حالات دریافت کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اتفاق سے ہمارے مبلغوں کو مل گئے۔ انہیں کی معرفت ہمارے دوستوں کو گفتگو کرنے کا موقعہ مل گیا۔ تاج خاں کو انہوں نے بتلایا کہ پنجاب میں مسلمان راجپوتوں کی بہت بڑی برادری موجود ہے۔ جو اس وحشت ناک خبر سے بہت بے چین ہیں۔ ہم لوگ یہاں اس لئے آئے ہیں تا آپ لوگوں کو ان لوگوں کے مکروفریب سے آگاہ کریں۔ گفتگو سے معلوم ہوا کہ مہتاب خاں جو راجپوتوں کے ایک معزز خاندان سے ہیں۔ آریہ ہونے کے لئے ہرگز طیار نہیں ہیں۔ اور بار بار ان کو دھمکا بناتے ہیں۔ مگر آریہ ہیں۔ کہ شرم وحیا سے آنکھیں بند کر کے بس اسی بات پر زور دئے جاتے ہیں۔ کہ تم اپنے آبائی مذہب کو چھوڑ دو۔ یہ عجیب ہے کہ ہمارے دوستوں کے پہونچنے پر آریہ مہاشوں نے بالکل خاموشی اختیار کرلی۔ اور ادھر ادھر جھانکنے لگے گویا وہ اندر ہی اندر اپنی ناکامی پر نادم ہو رہے ہیں۔ اور یہ سمجھکر کہ چوہدری انور خاں صاحب انگریزی زبان سے ناواقف ہیں۔ ایک دوسرے سے انگریزی میں یوں کہنے لگے۔ کہ تمام گاؤں شدھی کے لئے تیار تھا۔ لیکن اب موقعہ ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اب وہ مہتاب خاں کے پاس ہرگز نہ جائینگے۔ جب ان کے قریب کوئی مسلمان موجود ہو۔

ہندو زمینداروں کی ظالمانہ کارروائی

دوسرے دن میں خود سکندرا میں گیا۔ اور ان کو معاملات کے نشیب و فراز سے آگاہ کیا۔ ان کو میں نے یہ بتلایا کہ پہلے تو ان لوگوں نے تمہاری آبائی جائداد کو چھینا ہے اور تمہاری مالی حالت کو تباہ کر دیا ہے۔ اور اب یہ تمہارے دین و ایمان پر ہاتھ صاف کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسلامی و قومی ہمدردی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم آپ لوگوں کو ان آریوں کے ہتھکنڈوں سے آگاہ کریں۔ میری یہ بات سنکر بڈھے راجپوت کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اور اس نے کہا کہ اگر آپ لوگ ہمارے واقعی خیرخواہ ہیں تو آپ ہمارے لئے بھی قانون انتقال اراضی کوشش کرکے پاس کرادیں۔ اور شرح سود کی کوئی حد مقرر کرادیں۔

اس نے یہ بھی بیان کیا کہ اس ارتداد کی بہت بڑی وجہ ان لوگوں کی غربت ہے۔ جس کی نوبت فاقہ کشی تک پہونچ چکی ہے۔ اس نے کہا کہ ہماری جائداد پر سودخواروں اور بنیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس نے اپنے قریب کے ایک ٹھاکر کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ دیکھو اس شخص کی تمام کی تمام جائداد سود کے ہی بکھیڑوں میں صرف ہو گئی ہے۔ اور اب وہ بالکل قلاش ہو گیا ہے۔ الغرض یہ دوسری فتح ہے جو اللہ تعالےٰ نے نمایاں طور پر آریوں کے خلاف ہمیں بخشی ہے۔

ذی اثر مسلمانوں سے اپیل

میں اس اخبار کے ذریعہ مسلمانان پنجاب و اضلاع متحدہ و ہندوستان کے تمام راجپوتوں سے التجا کرتا ہوں کہ وہ ان بیچارے مفلس قلاش مگر شریف راجپوتوں کی خبر لیں۔ اور ان کو ظالم و بے رحم سودخواروں کے پنجہ سے رہائی دلائیں۔ معاملات نے بہت نازک صورت اختیار کرلی ہے۔ اور ظالم دشمن ان کی عزت و آبرو پر ہاتھ صاف کرکے فارغ نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے دین و ایمان پر بھی تبر رکھنا چاہتا ہے۔ پس میں تمام ہمدرد مسلمانوں کی خدمت میں جو اپنے پہلو میں دردمند دل رکھتے ہیں۔ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اٹھیں۔ اور اپنے بے کس و بے بس بھائیوں کی مدد کریں۔ اور اپنی پوری طاقت قانون انتقال اراضی کے پاس کرانے میں صرف کریں۔ اس کے متعلق میں نے کنور عبدالوہاب خاں صاحب کی خدمت میں بھی لکھدیا ہے۔ اور ایک اور معزز دوست کو بھی تحریک کردی ہے۔ کہ وہ کلانور میں انجمن اتحاد راجپوتاں سالانہ اجلاس کے موقعہ پر اس امر کو پیش کریں کہ اور پوری کوشش سے ان کو توجہ دلائیں۔ کہ وہ اس بات کو گورنمنٹ کے سامنے بحیثیت قومی پیش کریں۔ یہ صرف مذہبی بات ہی نہیں۔ بلکہ انسانی ہمدردی بھی مجبور کرتی ہے۔ کہ ہم اس طرف توجہ کریں۔ اور بیچارے بے بس و بے کس راجپوتوں کو ظالم و بیدرد سودخواروں کے پنجہ ظلم سے نجات دلائیں ٭ والسلام

فتح محمد سیال (یعنی چوہدری فتح محمد سیال صاحب ایم۔اے)
امیر وفد دعوۃ التبلیغ قادیان متعینہ آگرہ

آریوں کی رنگ آمیزی

(نمبر ۳)

آریہ اخبارات میں جو مضامین شدھی کے متعلق چھپ رہے ہیں۔ وہ نہایت مبالغہ آمیز ہیں۔ اگر کسی گاؤں میں ایک آدمی شدھ ہو گیا۔ تو سارے گاؤں کا شدھ ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ بعض مضامین میں تو جان بوجھ کر جھوٹ سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ اخبار پرتاپ لاہور مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۲۳ء میں ساندھن کی پنچائت کے متعلق لکھا ہے کہ پنچایت کی یہ خبر کہ بہت سے شدھ شدہ راجپوت پھر مسلمان بنائے گئے ہیں۔ بالکل جھوٹ ہے۔ حالانکہ ہزاروں آدمیوں کے سامنے یہ واقعہ ہوا کہ بہت سے شدھ شدہ راجپوتوں کو کلمہ تلقین کر کے آریہ مت سے واپس لیا گیا۔ واپس ہونیوالے لوگوں نے خود پنچوں سے معافی مانگی۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج کے اخبارات شدھی کے نشے میں سراسر جھوٹ بول کر اپنے عمل و زبان کو اشدھ کر رہے ہیں۔

حالات کی مناسبت کو دیکھتے ہوئے ارادہ ہے۔ کہ جو دوست آگرہ میں مقیم ہیں۔ وہ لیکچروں کا بھی سلسلہ شروع کریں۔ آیندہ جو واقعہ ہو گا۔ اطلاع دی جاویگی۔

کل حضور خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اور بھی آدمیوں کی طلبی کے لئے تار دیا گیا تھا۔ امید ہے۔ کہ اس خط کے پہنچنے تک وہ احباب روانہ ہو چکے ہونگے والسلام

چوہدری فتح محمد خان سیال۔ ایم اے۔

مبلغین تار کے وصول ہونے پر اسی دن بھیج دیئے گئے تھے (الفضل)

ملکانوں کے ایک مشہور قصبہ نما گاؤں میں مبلغین جماعت احمدیہ قادیان کی تبلیغی کوشش

(۲)

آگرہ کے ارد گرد کے دیہات میں جہاں جہاں آریوں نے ملکانہ راجپوتوں کو مرتد بنانے کے لئے کارروائی کی ہے یا جن دیہات پر ان کی خاص نظر ہے۔ ان میں جماعت احمدیہ قادیان کے مبلغ اپنی پوری کوشش اور سعی سے کام کر رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے کامیابی ہو رہی ہے۔ متھرا کے ضلع کا ایک مشہور گاؤں جس کا نام نوگاؤں ہے۔ اور جو اپنے ارد گرد کے کئی گاؤں پر اثر رکھنے کی وجہ سے تخت کا گاؤں کہلاتا ہے۔ اس میں جناب شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم جو چھتری خاندان سے ہیں۔ مستقل طور پر مقرر کئے گئے ہیں۔ ۲۳ مارچ ۱۹۲۳ء کو شیخ صاحب موصوف معہ اور مبلغین کے وہاں پہنچے اس گاؤں میں ایک مسجد موجود ہے۔ لیکن وہ اس قدر ابتر حالت میں پائی گئی۔ کہ کتوں اور گدھوں کی غلاظت اس میں موجود تھی۔ ہمارے مبلغین نے اس کو اپنے ہاتھ سے پاک و صاف کیا۔ اور ۲۳ مارچ کی نماز جمعہ اس میں پڑھی۔ اب اس میں پانچوں وقت اذان ہوتی ہے۔ اور نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ ملکانہ قوم کے ایک معزز شخص ٹھاکر عبد المجید خان صاحب بھی نمازوں میں شامل ہوتے ہیں۔ شیخ غلام احمد صاحب نے اس گاؤں کے نمبرداروں اور معززین کو جمع کر کے گفتگو کی۔ ان سب نے عہد کیا کہ ان میں سے کوئی آریہ نہ ہو گا۔ انشاء اللہ

۲۵ مارچ کو دو مہاشے وہاں پہنچے۔ اور ملکانوں کو ورغلانے لگے۔ ایک ملکانہ ان میں سے مسجد میں پہنچا اور شیخ صاحب کو لے گیا۔ اور گفتگو کو کہا۔ مگر آریہ پرچارکوں نے ملکانوں کے سامنے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ اور وہاں سے چلے گئے۔ شیخ صاحب نے ٹھاکروں کو مخاطب کر کے کہا۔ میں چھتری خاندان سے مسلمان ہوا ہوں۔ آریہ اول مجھے شدھی سمجھائیں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرینگے۔ اس گاؤں کے لوگوں پر اس کا بڑا اثر ہوا اور وہ بہت خوش ہوئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ افسوس جو بھی مولوی صاحب آتے ہیں۔ دو چار روز رہ کر چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی چند روز رہ کر چلے جائینگے۔ اور ہم لوگ ویسے کے ویسے تعلیم اسلام سے ناواقف رہ جائینگے۔ اس پر شیخ صاحب نے انکو تسلی دی۔ کہ ہم انشاء اللہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جائینگے۔ جب تک آپ لوگ اسلام کی تعلیم سے واقف نہ ہو جائیں۔

اس گاؤں کے لوگ جناب شیخ صاحب کو تعظیم اور ادب کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ۲۵ مارچ کو ایک شخص جو مدت سے آریوں کے زیر اثر تھا۔ وہ دو آریہ چپکے سے اس کے پاس پہنچے۔ اور اسے شدھ کرنا چاہا۔ مگر اس کے بھائی بندوں نے اسے سمجھا بجھا کر شدھ ہونے سے باز رکھا۔ فی الحال آریہ لوگ وہاں سے چلے گئے ہیں۔ آیندہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ اور آریہ کیا رنگ اختیار کرتے ہیں۔

آریوں کے تکلیف دہ اور اشتعال انگیز طریق عمل سے تنگ آ کر اس گاؤں کے لوگوں نے تھانہ میں رپورٹ کی ہے۔ کہ ہم لوگ مسلمان ہیں۔ اور مسلمان ہی رہنا چاہتے ہیں آریہ لوگ ہم پر یورش کر کے آتے ہیں۔ اور تنگ کرتے ہیں۔ اس کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ کوئی فساد نہ ہو۔

احمدی مبلغین اس گاؤں کے ملکانہ بچوں کو چھوٹی چھوٹی اسلامی باتیں آسان طریق پر سکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ۲۸ مارچ ۱۹۲۳ء

چوہدری فتح محمد خان۔ سیال ایم اے

امیر وفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان۔ متعلقہ آگرہ اترپردیش

علاقہ ارتداد میں جماعت احمدیہ قادیان کا دوسرا وفد
چار اور اضلاع میں تبلیغ کا کام شروع کر دیا گیا

(۳)

۲۶ مارچ ۱۹۲۳ء کی شام کو جماعت احمدیہ قادیان کے ۲۳ احمدی مبلغ اپنے ہیڈ کوارٹر آگرہ میں پہنچے۔ رات کے ایک بجے تک ان کو ملکانہ راجپوتوں کے حالات بتا کر اضلاع ایٹہ۔ علی گڑھ۔ فرخ آباد اور مین پوری میں تقسیم کر دیا گیا۔ ان اضلاع میں جہاں جہاں ملکانہ راجپوت کی بستیاں ہیں۔ وہاں وہاں ایسی حالت ہے۔ اس کا پتہ اپنے مبلغین بھیجکر پہلے منگا لیا گیا تھا۔ ۲۷ مارچ کو مبلغین اپنے اپنے حلقوں میں کام کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ پہلے مبلغین جو کام کر رہے ہیں۔ ان کی رپورٹیں بفضل خدا امید افزا ہیں۔ اور بعض مقامات پر بڑی کامیابی

حاصل ہوئی ہے۔ مفصل حالات سے انشاءاللہ بہت جلدی اطلاع دی جائیگی۔

محمد ابراہیم - بی - ایس - سی سیکرٹری وفد تبلیغ جماعت احمدیہ قادیان - از آگرہ

ملکانہ راجپوتوں پر آریوں کی یورش

(۵)

چونکہ ہم ہر مذہب و ملت کے لوگوں کا یہ حق سمجھتے ہیں کہ اپنے مذہب کی تبلیغ کریں۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اسلئے ہم اس امر کے خلاف نہیں کہ آریہ صاحبان کسی قوم میں اپنے مذہب کا پرچار کریں۔ لیکن آریوں نے ملکانہ راجپوتوں کے متعلق جو طریق عمل اختیار کر رکھا ہے۔ وہ چونکہ مذہبی نہیں۔ بلکہ شورش انگیز اور مفسدانہ ہے۔ اس لئے اس کے خلاف ہم بڑے زور کے ساتھ آواز بلند کرتے ہیں۔ آئے دن مختلف مقامات پر ہندو مسلمان ہوتے رہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ہندو بننے کی بعض خبریں شائع کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ کبھی نہیں سنا گیا۔ کہ ان موقعوں پر بھی اسی طرح کیا جاتا ہے۔ جس طرح ملکانوں کے دیہات میں آریہ صاحبان کر رہے ہیں۔ پھر انہی دنوں جو عیسائی صاحبان اس سے بھی زیادہ تعداد میں عام طور پر ہندوؤں اور بعض جگہ مسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ جو آریہ صاحبان ملکانوں کی نسبت نہایت مبالغہ آمیزی سے پیش کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی نسبت اس قسم کی کوئی شکایت نہیں سنی گئی۔ جو آریہ صاحبان کے متعلق پیدا ہو رہی ہیں۔ اس کی اصل وجہ تو یہ ہے کہ آریہ وہ قوم ہے۔ جس کے افراد ہمیشہ دوسرے مذہب کی آغوش میں جاتے رہے ہیں۔ اور اس میں کبھی کوئی ایک آدھ شخص بھی ایسا داخل نہیں ہوا۔ جس پر اسے فخر کرنے کا موقع ملا ہو۔ اب جبکہ اسے یہ کہنے کا موقعہ ملا ہے۔ کہ ہزاروں مسلمان شدھ ہو رہے ہیں تو آریہ لوگ آپے میں نہیں رہے۔ اور بیجا ہو کر ناجائز حرکات کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کا طریق یہ ہے کہ کسی گاؤں میں ایک دو آدمیوں کو مختلف قسم کی لالچوں اور ترغیبوں سے گانٹھ لیتے ہیں۔ اور پھر اس گاؤں کی آبادی اگر ایک سو کی ہو۔ تو ادھر ادھر کے لوگوں کو ایک آدھ ہزار کی تعداد میں جمع کر کے بڑے ساز و سامان کے ساتھ جو کھانے پینے کی چیزوں۔ موٹروں گاڑیوں ٹانگوں۔ اونٹوں۔ رتھوں۔ بندوقوں اور تلواروں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس گاؤں میں جا پہنچتے ہیں۔ اور وہاں کے لوگوں کو یہ چیزیں دکھا کر اور یہ کہہ کر کہ یہ فلاں کنور صاحب ہیں۔ یہ فلاں ٹھاکر صاحب ہیں۔ ان بھولے بھالے لوگوں کو حیران و پریشان کر دیتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جو شدھی کے بالکل خلاف ہوتے ہیں۔ ان کو بھی مجبور کر کے شدھ کر لیتے ہیں۔ اور یہ حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ ایک گاؤں جس کا نام فتح پور ہے۔ اور جو ضلع آگرہ میں واقع ہے۔ اس میں بعض عورتوں نے جو شدھی کے خلاف تھیں تنگ آ کر کنوئیں میں ڈوب مرنے کی کوشش کی جنہیں بڑی مشکل سے روکا گیا۔ ایک موقعہ پر آریوں کے ایک سرکردہ کارکن سے اس طرز عمل کے متعلق گفتگو ہوئی۔ تو اس نے کہا۔ یہ پولٹیکل معاملہ ہے مذہب کا اس میں دخل نہیں۔ مسلمانوں نے بھی ان لوگوں کو اسی قسم کے طریقوں سے مسلمان بنایا تھا۔ اب ہمیں موقعہ ملا ہے۔ ہم ان کو ہندو بنا رہے ہیں۔

آریوں کے اس اشتعال انگیز طرز عمل نے ملکانہ راجپوتوں میں ناراضی اور غصہ کی لہر پیدا کر دی ہے اور اس وقت تک مسلمان مبلغ اگر ان کو صبر اور برداشت کی تلقین نہ کرتے۔ تو ضرور کسی نہ کسی جگہ فساد رونما ہو چکا ہوتا۔ اور اس کے ذمہ دار آریہ صاحبان ہوتے۔ لیکن کیا ہی حیرت کی بات ہے۔ کہ آریہ اخبار پرتاپ میں جماعت احمدیہ کے مبلغوں پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ یہ فساد کرانا چاہتے ہیں۔ اس الزام کے غلط اور جھوٹ ہونے کا تو یہی ثبوت ہے کہ بغیر کسی دلیل کے یہ کہدیا گیا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہم ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں کہ ہمارے مبلغین نے ایسے واقعات کو روکا ہے۔ جو آریہ صاحبان کی اشتعال انگیزی کے نتیجہ میں پیدا ہونے لگے تھے۔ پس ہم تو امن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور کرینگے لیکن آریہ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ شدھی کے لئے جو طریق انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اسے بدل دیں۔ اور اسکی بجائے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ پھر جس کا جی چاہے۔ ان کے ساتھ مل جائے۔ اور اسے کسی مندر وغیرہ میں آریہ بنا لیا جائے۔ نہ کہ شدھی کو ایک تماشہ بنا کر دور و نزدیک کے لوگوں کو جمع کر کے شور و شر کے ساتھ ایسی قوم کے جذبات اور احساسات کو صدمہ پہنچایا جائے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے۔ جن کے گاؤں میں مسجدیں موجود ہیں۔ جنمیں سے کوئی نہ کوئی نماز بھی پڑھتا ہے۔ آریہ صاحبان اتنا تو سوچیں۔ کہ اگر پنجاب میں سکھوں کے کسی گاؤں کا کوئی سکھ مسلمان ہونے لگے۔ اور بہت سے مسلمان وہاں نعرے لگاتے۔ ڈھول بجاتے اور شور و شر ڈالتے۔ موٹروں۔ گاڑیوں۔ ٹانگوں وغیرہ پر سوار ہو کر جائیں۔ اور گاؤں میں جشن منا کر ایک بڑے مجمع میں سکھ کے بال کاٹیں۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہو۔ یہی کہ آپس میں سخت کشت و خون ہو۔ اور اس کی ذمہ واری انہیں لوگوں پر عائد ہو۔ جو باہر سے آ کر اشتعال انگیزی کا باعث بنیں۔ اس علاقہ میں بعینہ یہی حالت آریوں نے ملکانوں کے متعلق بنا رکھی ہے۔ جو محض اس لئے ہے۔ کہ مسلمان راجپوتوں کو ذلیل کریں۔ اور ان پر ناجائز طریقوں سے اپنا رعب ڈالکر ہندو بننے پر مجبور کریں۔ مذہب کے نام پر ایسی کارروائیاں جن کا نتیجہ فتنہ و فساد ہو۔ نہایت ہی قابل افسوس ہیں۔ وقت ہے۔ کہ آریہ صاحبان ان سے باز آ جائیں۔

محمد ابراہیم - بی - ایس - سی
سیکرٹری وفد المجاہدین قادیان - ہینگ منڈی - آگرہ

احباب

مبلغین سے خط و کتابت

"وفد المبلغین قادیان ہینگ منڈی آگرہ"

کے پتہ سے کریں۔

احمدی علما گجرات میں

آریہ سماج کے متعلق زبردست تقریریں

گجرات میں ۲۳ مارچ کی شام کو ۹ بجے لیکچر فتنہ ارتداد کے انسداد کے متعلق شروع ہوا۔ اور پونے گیارہ بجے ختم ہوا۔ اس دن کی مفصل کارروائی پہلے لکھی جا چکی ہے۔ دوسرے دن ۲۴ کی شام کو وید کی حقیقت کے اظہار پر لیکچر رکھا گیا۔ اور خلافت کمیٹی کے والنٹیروں کی طرف سے شہر میں اچھی طرح منادی کی گئی۔ جس میں یہ بھی بتا دیا گیا۔ کہ مستورات آج کے لیکچر میں شامل نہ ہوں۔ کیونکہ وید کی حقیقت مستورات کے سامنے بیان نہیں کی جا سکتی۔ اس دن شام کو ۹ بجے مولنا شیخ عبد الرحمن صاحب مصری نے لیکچر دیا۔ اور اس جلسہ کے صدر خلافت کمیٹی کی طرف سے جناب حافظ روشن علی صاحب مقرر ہوئے۔ اس لیکچر میں حاضری کل سے بہت زیادہ تھی۔ کل کا تخمینہ تو ڈیڑھ ہزار کا تھا۔ آج تقریباً دو ہزار کے قریب آدمی ہونگے۔ آریہ سماج بھی اپنا جلسہ بند کر کے اس لیکچر میں آ شامل ہوئے۔ اور ان کے تمام لیکچرار بھی آ گئے۔ خصوصاً دھرم بھکشو تو سٹیج کے قریب آ بیٹھا تھا۔ اس لیکچر سے پہلے لوگوں کو کہدیا گیا۔ کہ لیکچر کے نوٹ لے لیں۔ چنانچہ خلافت کمیٹی کے سکرٹری کی طرف سے کاغذوں اور پنسلوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ سینکڑوں آدمی نوٹ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جناب شیخ صاحب نے تحریک وید اور اس کی تعلیمات جو خدا تعالےٰ کی نسبت ہیں اور مخلوقات کے ساتھ برتاؤ کی نسبت ہیں۔ جب کھولکر بیان کرنی شروع کیں تو بعض ہندو بیچ میں بولنے لگے اور حوالجات کی نسبت دریافت کرنے لگے تو پریذیڈنٹ نے کہدیا۔ کہ تمام ہندو ایک شخص کو منتخب کر کے سٹیج پر بھیجدیں۔ جو حوالہ پیش کیا جاویگا۔ آریوں کی کتاب سے اس آریہ کو دکھلا کر اس کی تصدیق سے پیش کیا جاوے گا۔ مگر کسی کو سٹیج پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ لیکچر ساڑھے گیارہ بجے رات تک ہوتا رہا۔ جس سے خود ہندو محو حیرت تھے۔ پھر ۲۵ کی شام کے لئے لیکچر کا اعلان کر دیا گیا۔ کہ قرآن کریم ہی کامل اور الہامی کتاب ہے۔ اور تناسخ کے ابطال پر اور آریوں کے اعتراضوں کے جوابات پر ہوگا۔ اس دن شام کو ساڑھے آٹھ بجے لوگ جمع ہو گئے پہلے دو روز سے حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ جو تخمیناً تین ہزار ہوگی۔ علاوہ مردوں کے عورتوں کا بھی کثیر مجمع تھا۔ جن کے لئے علیحدہ پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان تین مضامین پر ساڑھے آٹھ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک لیکچر ہوا۔

مولوی فضل دین صاحب حکیم کی صدارت میں ہوا۔ اور لیکچرار جناب مولانا مولوی حافظ روشن علی صاحب تھے۔ آریوں کے اعتراضوں میں ایک یہ بھی تھا کہ احمدیوں میں کوئی سنسکرت نہیں جانتا ہے۔ اس لیکچر میں کثرت ازدواج کے مسئلہ پر اور تناسخ کی بحث میں مہاشا فضل حسین صاحب (جن کا آگرہ کی طرف جانا فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے) سے وید کے کئی ایک شلوک پڑھوائے گئے۔ جو مہاشا صاحب نے خوب جوش سے پڑھے۔ اور لوگ بول اٹھے کہ دیکھو صاحب آریہ کہتے تھے کہ ان میں کوئی سنسکرت نہیں جانتا کیسی عمدگی سے سنسکرت پڑھ رہے ہیں۔ کل کے لیکچر پر ایک آریہ سماجی پنڈت نے جلسہ میں اعتراضات کئے تھے ان کی جوابات پھر جناب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری نے ساڑھے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک دئے۔ حاضرین ان لیکچروں میں شروع سے آخر تک ایک حالت میں جمع رہتے تھے۔ جو آتا تھا پھر جانے کا نام نہ لیتا تھا۔ اور علاوہ عوام کے علماء اور وکلاء اور حکماء بھی شامل جلسہ ہوتے تھے۔ اور علاوہ شہر کے لوگوں کے دور دور کے گاؤں سے بھی سامعین آتے تھے اور لیکچر کے بعد ہاں بھی لوگ بڑے شوق سے ملتے تھے۔ اور مکان پر بھی ملاقات کے لئے آتے تھے۔ اور بعض مدرسوں کے طالبعلم آریوں کے مقابل پر نوٹ لکھ لیتے تھے مبلغین رات بارہ بجے لیکچر ختم کرنے کی بعد ڈیڑھ بجے کی گاڑی واپس آ گئے اور آریہ لوگ لیکچر ادھورا چھوڑ کر پہلے ہی روانہ ہو چکے تھے۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج کے اسلام اور مسلمان بادشاہوں پر بے بنیاد اعتراضات

راولپنڈی میں ہنگامی خدا فضل سے جلسہ بڑی کامیابی سے ختم ہوا۔ ہر طرح سے امن رہا۔ لوگ بہت آئے۔ اور اثر اچھا ہوا۔ ۲۴ مارچ کی شام کو جناب میر قاسم علی صاحب کی تقریر ہوئی جس میں ان حملوں کا جواب تھا۔ جو دھرم بھکشو نے آریوں کے سالانہ جلسہ پر اسلام کے متعلق کئے تھے۔ منجملہ ان حملوں کے ایک یہ بھی تھا۔ کہ سیواجی نے اورنگ زیب کی لڑکی سے شادی کی ہوئی تھی۔ میر صاحب نے اس کا مفصل طور پر جواب دیتے ہوئے آریوں کو چیلنج دیا۔ کہ جو شخص اس واقعہ کو تاریخ سے ثابت کر دے یکصد روپیہ نقد انعام حاصل کرے۔ مگر مقابل پر کوئی نہ آیا۔ دوسرے روز ۲۵ مارچ کو پہلا اجلاس ۹ بجے شروع ہوا۔ اس وقت بھی میر صاحب نے رد تناسخ از روئے قرآن پر تقریر فرمائی۔ حاضرین پر خوب اچھا اثر ہوا۔ اور یہ تقریر چار گھنٹے تک رہی۔

دوسرا اجلاس بعد دوپہر چار بجے شروع ہونا تھا۔ مگر چونکہ دو بجے خلافت والوں کا جلسہ اسی مقام پر تھا جس جگہ ہماری جلسہ گاہ تھی۔ اور ان کا جلسہ پانچ بجے کے بعد ختم ہوا۔ لہذا دوسرا اجلاس بجائے چار بجے شروع ہونے کے ۵ بجے کے بعد شروع ہوا۔ مگر لوگ اسی قدر ہمارے لیکچر کے سننے کے خواہشمند تھے۔ کہ معاً اس جلسہ کے ختم ہونے پر اسطرح ہمارے جلسہ گاہ پر دوڑتے ہوئے آئے جسطرح پرندے پنجرے سے چھوٹ کر آتے ہیں۔ اس دوسرے اجلاس میں حافظ جمال احمد صاحب نے "اسلام کی فضیلت دوسرے مذاہب" پر تقریر فرمائی۔ حافظ صاحب کی یہ تقریر ڈیڑھ گھنٹہ رہی حافظ صاحب نے دیگر مذاہب سے مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی خوبیاں بیان کر کے ثابت کر دیا کہ اگر دنیا میں کوئی عالمگیر مذہب ہو سکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔ چونکہ میر صاحب کی ہر دو تقاریر کا تتمہ باقی رہتا تھا وہ حافظ صاحب کی تقریر کے بعد میر صاحب نے بیان کر دیا۔

راولپنڈی کے آریوں میں ایک ہلچل سی مچ رہی ہے۔ جگہ

اشتہارات

ہر ایک مشتہر کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

نیلام اراضی چاہات بنائیں واقعہ رقبہ جالندھر شہر

۱۔ جالندھر کے چاہات کی اراضی ملکیت سرکار ریاست کپورتھلہ جس میں نہایت اعلیٰ قسم کی قیمتی سبزیاں اور ترکاریاں پیدا ہوتی ہیں۔ نیلام کی جائیگی۔ چاہات جاری اور نہایت عمدہ حیثیت کے ہیں۔ بلحاظ پیداوار و آمدنی نہایت نفع بخش ہیں۔ سرمایہ کو بہترین نفع بخش کاروبار میں لگانے کا نہایت عمدہ موقع ہے۔ تفصیل ذیل ہے۔

نمبر	نام چاہ	رقبہ	چاہی	غیر مزروعہ	[illegible]	کیفیت
۱	چاہ سدو والہ	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible] کنال	بشرح [illegible]	
۲	نواں چاہ	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible] کنال	"	
۳	رحمان والہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	
۴	باریاں والہ	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible] کنال	"	
۵	تبادلہ والہ	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible] کنال	"	
	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	

یہ چاہات متصل کوٹھی راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب واقعہ ہیں۔ سوائے چاہات نمبر ۲ و ۳ کے باقی یکجا ہیں۔

۲۔ اراضی زیر نیلام ہر قسم کے بار کفالت سے مبرا ہے۔

۳۔ املاک کمیٹی حقوق ملکیت کامل رقبہ چاہات مذکور بتاریخ ۱۵ر اپریل ۱۹۲۳ء مطابق ۳ بیساکھ ۱۹۸۰ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام چاہ نمبر ۱ سدو والہ نیلام کریگی۔

۴۔ چاہات کی بولیاں یکجائی کل رقبہ کے لئے یا چاہوار مشترکاً یا منفرداً ہو سکتی ہیں۔

۵۔ کمیٹی کسی بولی کے منظور کرنے پر مجبور نہ ہوگی۔

۶۔ آخری بولی دہندہ سے منظوری خاتمہ بولی پر زر نیلام رقبہ نیلام شدہ کا چہارم اسیوقت وصول کیا جائیگا۔ باقی ۳/۴ ایک ہفتہ کے اندر داخل ہونا چاہئے۔ دخل کل زر نیلام کی وصولی پر دلایا جائیگا۔ صرفہ رجسٹری بذمہ خریدار ہوگا۔ بصورت عدم وصولی پیشگی زر چہارم یا بقیہ زر نیلام بولی فسخ ہوگی۔ اور پیشگی ضبط ہوگی۔ اور مکرر نیلام میں رقم اگر سابقہ بولی سے بڑھ جائے تو اس بیشی کی حقدار سرکار ہوگی۔

۷۔ اگر اس کے متعلق کوئی مزید حالات دریافت کرنے کی ضرورت ہو۔ تو صاحب آنریری سکرٹری املاک کمیٹی ریاست کپورتھلہ سے دریافت کر سکتے ہیں۔

نوٹ تحریری درخواستیں بھی نیلام کے متعلق صاحب آنریری سکرٹری املاک کمیٹی کے پاس بھیجی جا سکتی ہیں۔ لیکن جو صاحب دور فاصلہ پر ہوں۔ ان کے لئے مناسب ہوگا۔ کہ وہ اپنے کسی مختار مجاز کو بھی معاملات طے کرنے کیلئے ہدایت کر دیں۔ اور کاغذات خسرہ و شجرہ اراضی زیر نیلام موقعہ پر ملاحظہ ہو سکتے ہیں۔

المشتہر

سید عبد المجید آنریری سکرٹری املاک کمیٹی کپورتھلہ

تیرہ سو اکتالیس روپیہ انعام ۱۳۴۱

کتاب "محقق" تیار ہوگئی۔ جس میں صداقت احمدیت پر ۱۳۴۱ دلائل پیش کئے ہیں۔

احمدیت کا چھوٹے سے چھوٹا ایک بھی ایسا مسئلہ باقی نہیں رہا۔ جو اس میں مدلل نہ بیان کیا گیا ہو۔ اس کتاب کی تردید لکھنے والے کو ۱۳۴۱ روپیہ انعام بھی مقرر ہے۔ تقطیع خورد ہے۔ تاکہ ہر احمدی کے جیب میں ہر وقت رہ سکے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام تصانیف کا گویا عطر کھینچ رکھدیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ اگر ناپسند ہو تو مکمل مطالعہ کے بعد کتاب واپس کرکے قیمت منگوا لو۔ منگوانے کا پتہ

منیجر اخبار اتفاق دہلی

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب پی سی ایس سب جج درجہ ۱ ضلع [illegible] زیرہ

نالش دیوانی نمبر ۱۲۵۷ بابت ۱۹۲۲ء

سیٹھ مل پسر [illegible] ذات اگروال ساکن بھنڈر کلاں تحصیل زیرہ مدعی

بنام

نگو ولد دیوا ذات جٹ ساکن بھنڈر خورد تحصیل زیرہ مدعا علیہ

دعویٰ مبلغ [illegible] روپیہ بروئے تمسک

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ صدر میں درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور دیدہ دانستہ تعمیل سمن و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ لہذا اس کو زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۱ر اپریل ۱۹۲۳ء حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمہ ہذا کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ [illegible] ۱۹۲۳ء بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر بخط انگریزی

مہر عدالت

فتنہ ارتداد اور جماعت احمدیہ

"انسداد ارتداد"

۲۶ مارچ کے "زمیندار" نے ایک ایڈیٹوریل نوٹ بعنوان "انسداد ارتداد" لکھا ہے۔ جس کا اہم اقتباس یہ ہے۔

"ہمیں حلقہ ارتداد سے پنج کے طور پر جو مراسلات موصول ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس تمام شور و غل کے جو سارے ہندوستان کی انجمنیں اور ملک بھر کے جرائد اسلامی مچا رہے ہیں۔ اب تک صرف پچاس ساٹھ مبلغین حلقہ ارتداد میں پہنچے ہیں۔ اور بمشکل ضلع آگرہ کا انتظام و انصرام ہو رہا ہے۔ لیکن متھرا۔ بھرت پور۔ ایٹہ فرخ آباد۔ میرٹھ۔ گوڑ گانواں میں کوئی مسلمان مبلغ موجود نہیں۔ یہ حالت افسوسناک ہے۔ اور مسلمانوں کو اس طرف بہت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

قادیان اور لاہور کی احمدی جماعتوں کے سربراہوں نے اپنے اعلان شائع کر چکے ہیں۔ اور جماعتوں نے نہایت اولوالعزمی کا اظہار کیا ہے۔ مرزا محمود احمد صاحب امام جماعت قادیان دوسرے فرقہائے اسلامی کی مخالفت سے بہت خوفزدہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان کا یہ خوف بہت بڑی حد تک بجا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں میں اب تک ایسے تاریک خیال آدمیوں کی کمی نہیں۔ جو ملت اسلامیہ کے اس بہت بڑے فتنہ کے نتائج و عواقب کی طرف سے آنکھ بند کر کے ایک دوسرے کی تکفیر و تردید میں مصروف ہو جائیں گے۔ ہم خدا و رسول کا واسطہ دے کر تمام اسلامی فرقوں کے مبلغین سے مستدعی ہیں۔ کہ پہلے سب مل کر اس حملہ کا مقابلہ کر دو جو کفر کی طرف سے اسلام پر ہو رہا ہے آپس میں لڑنے اور ایک دوسرے کے کام میں روڑا اٹکانے سے کوئی اچھا نتیجہ تو برآمد ہونے سے رہا۔ البتہ تمام کام کے تباہ ہو جانے کا احتمال ضرور ہے۔ فرقہ احمدیہ قادیانیہ کے مبلغین سے بھی ہماری یہ درخواست ہے کہ وہ حلقہ ارتداد میں جا کر صرف توحید و رسالت پر زور دیں اور فروعات میں پڑ کر خواہ مخواہ اختلاف کی وجہ پیدا نہ کریں"۔ (زمیندار)

معاصر موصوف کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت قادیان کے احمدی مبلغین علاقہ ارتداد میں اس وقت تک پچاس پہنچ چکے ہیں۔ اور اور جانے کو تیار ہیں۔

رہا امام جماعت احمدیہ کا دوسرے فرقہائے اسلامی کی مخالفت سے "خوفزدہ" ہونا اس کی وجہ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خود ہی لکھا تھا یہ ہے کہ علماء اگر وہاں بھی ہماری مخالفت کرینگے۔ تو اس کا اثر خود اس کام پر پڑیگا۔ اور ان کی مخالفت سے آریوں کو مدد ملیگی۔ ورنہ ہمارے لئے کوئی خوف نہیں۔ ہماری اسوقت محض غرض یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں میں اگر فی الحال کمی نہیں تو کم از کم اضافہ نہ ہونے پائے۔ اور وہ ہزاروں لوگ جو آج اپنے آپ کو شہنشاہ عرب کے غلام کہتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ نعوذ باللہ اس مقدس و مطہر وجود سے بغاوت اختیار کر لیں۔

"خدا کو کیا منہ دکھائینگے"

۲۴ مارچ کے "وکیل" نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو جو سالار اور جرنیل لشکر اسلام ہونے کے مدعی ہیں۔ اس نازک وقت میں جبکہ مسلمانوں کا گھر لٹ رہا ہے۔ اور وہ ہندوؤں کی محبت کے گیت گا رہے ہیں۔ مخاطب کر کے مندرجہ ذیل نوٹ لکھا

"دوسری طرف مولانا ثناء اللہ اور مولانا ابراہیم سیالکوٹی امرتسر میں ہندو مسلم اتحاد کے آبگینے کو ٹھیس سے بچانے کے لئے پے در پے جلسے کر رہے ہیں۔ خدا کرے ان کی کوششیں کامیاب ہوں۔ ۲۱ کی شام کو حبیب نواز باغ میں جو جلسہ مولانا ثناء اللہ کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس میں انہوں نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اگر اتحاد کو نقصان پہنچا تو مولانا محمد علی مولانا شوکت علی اور شہزادہ کچلو کو کیا منہ دکھائیں گے ہم مولانا اور دیگر علمائے اسلام سے جو فتنہ ارتداد کے انسداد کو شائستگی کا دروائیوں کیلئے نظر انداز کر رہے ہیں۔ پوچھتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کی کوشش نہ کی۔ تو وہ خدا کو کیا منہ دکھائیں گے؟ ہمارے نزدیک ڈاکٹر گوکل چند نارنگ رائے کی یہ صاف بیانی زیادہ قابل قدر ہے کہ مسلمانوں کا حق ہے۔ کہ وہ مسلمان راجپوتوں کو اسلام پر قائم رکھنے کے لئے انتہائی کوشش کریں۔ اور میں ہندو ہونے کی حیثیت میں مسلمان راجپوتوں کو ہندو بنانے کے لئے سب کچھ قربان کر دوں گا"۔

مسلمان جو جلسہ مذکور میں شریک ہوئے۔ اس قسم کی صاف گوئی کی توقع و تمنا مولانا ثناء اللہ صاحب سے رکھتے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے حیدر آباد سے "وکیل" کی دعوت کے جواب میں لکھا تھا۔ "میں حاضر ہوں" مولانا حاضر تو ہوئے۔ مگر فتنہ ارتداد کے بارے میں قطعاً خاموش ہیں۔ برخلاف اس کے جن لوگوں کو انہوں نے "اندرونی بغاوت" کا ذمہ دار قرار دیا تھا۔ ان کے دونوں فریق (قادیانی اور لاہوری) پوری جمعیت کے ساتھ "سرحدی فتنہ" کے فرو کرنے میں مصروف ہیں"۔ (وکیل)

اسی ضمن میں وہ نوٹ بھی قابل توجہ ہے۔ جو مشرق ۲۹ مارچ نے اسی موضوع پر لکھا ہے وہ یہ ہے۔

"ہمعصر وکیل امرتسر نے مولانا ثناء اللہ صاحب محدث کی حرکت پر اظہار تاسف کیا ہے۔ آپ ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے لئے بیقرار ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ گاندھی جی کو کیا منہ دکھلاؤ گے۔ ہمعصر موصوف نے خوب لکھا ہے کہ مولانا سے کوئی یہ پوچھے کہ خدا کو آپ کیا منہ دکھلائیں گے؟"

ہماری رائے میں مولانا کو خدا کے سامنے شرمساری کی کوئی وجہ نہ ہوگی۔ کیونکہ مولانا نے طبیعت اور مزاج ہی ایسا پایا ہے۔ گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ۔ بہر حال یہ کام مولانا کا نہیں ہے۔ خدا کا کام ہے۔ خدا نے اپنا کام ہمیشہ ایسے لوگوں سے لیا ہے۔ جو اکثر مولانا نہ تھے مگر مولانا گر تھے"۔ (مشرق)

جماعت احمدیہ میدان عمل میں

۲۹ مارچ کے مشرق میں ایک طول و طویل ...

نہایت دردناک مضمون فتنہ ارتداد کے متعلق شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "فتنہ ارتداد اور علماء کی خاموشی" اس میں معزز ایڈیٹر صاحب نے تمام مشہور علماء کو نام بنام مخاطب کیا ہے۔ اور اسی ضمن میں ہماری جماعت کا بھی جو مفید کام کر رہی ہے۔ ذکر آ گیا ہے۔ ہم باقی مضمون سے قطع نظر کر کے وہ حصہ نقل کرتے ہیں۔ جس میں ہمارا ذکر ہے۔

"ناظرین اخبار نے ۱۵ / مارچ کی اشاعت میں ہمارا لیڈنگ آرٹیکل اور ایک جداگانہ نوٹ پڑھا ہوگا۔ جس میں ہم نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ فرقہ احمدیہ نے اگر سعی کی تو بہت کچھ حالت سنبھل سکتی ہے۔ خدا کا حکم ہو گیا اور اس جماعت کے امام یا پیشوائے جماعت احمدیہ کی لگاتار تقریروں اور تحریروں کا اثر ان کے تابعین پر بہت گہرا پڑا اور اس جہاد میں اس وقت سب کے آگے یہی فرقہ نظر آتا ہے۔ اور اگر اس فرقہ نے آریہ سماج کی کوششوں کو خاک میں ملا دیا۔ جن کا ہم کو اچھی طرح یقین ہے۔ کہ ضرور ایسا ہوگا۔ تو دین اسلام کی خدمت کرنے والوں میں بڑے بڑے مدارس اور خانقاہوں کے علماء اور صلحا گرد ہو جائینگے۔ کیوں اس لئے کہ جناب امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک پیسہ چندہ کا ہمکو نہیں چاہیئے۔ ڈیڑھ سو سرفروش آدمی جہاد کے لئے آمادہ ہوں۔ کہ اپنے پاس سے خرچ کریں۔ اپنے بال بچوں کی کفالت خود کریں۔ زمین بچھونا آسمان اوڑھنا ہو۔ تھوڑے تھوڑے لوگ جائیں جب وہ راہ خدا میں کام آ دیں تو اور لوگ آگے بڑھیں۔ اس آواز پر بڑے بڑے عالم فاضل ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی سرفروشی کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور باوجود اس بات کے کہ احمدی فرقہ کے نزدیک اس گروہ نو مسلم کی تائید کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اس فرقہ سے اسکو کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر اسلام کا نام لگا ہوا تھا۔ اس لئے اس کی شرم سے امام جماعت احمدیہ کو جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور آپ کی بعض تقریریں دیکھ کر دل پر ہیبت طاری ہوتی ہے کہ ابھی خدا کے نام پر جان دینے والے موجود ہیں۔

جناب امام جماعت احمدیہ کی تقریروں اور اسکیم کے خلاصے ہم نے کئے جو درج کئے جائینگے۔ ہم ان کے لئے خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ عزم میں استقلال اور استقلال میں قوت روحانی عطا فرمائے۔ تاکہ ہمارے دینی علما کو کچھ تو شرم دامنگیر ہو اور خلوص و للہیت کا ایک جذبہ ہی ان میں پیدا ہو جائے۔

ہم کو اس بات کا بالکل خدشہ نہیں ہے۔ کہ جماعت احمدیہ وہاں جا کر اپنے عقائد کی تعلیم دے گی۔ اور ان کو احمدی بنائے گی۔ اس لئے کہ اب تک اس جماعت کے جو وفود وہاں گئے ہیں۔ تو انہوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تعلیم دی ہے۔ اور ہم اسی وجہ سے ہر فرقہ اہل اسلام کے ساتھ ہم آواز ہیں کہ ہمارے اور ہمارے مذہب کے لئے صرف یہی کافی ہے۔ عقائد کی تبدیلی اور عقائد کے اختلافات کو ہم راہ خدا میں بلکہ وقت کے لحاظ سے قابل التفات نہیں سمجھتے۔ اور اگر ہمارے علما کو اس کا اندیشہ ہو تو وہ اپنی مستقد جماعتیں ایسی للہیت اور ایسا خلوص پیدا کر کے آگے بڑھیں کہ سرفروشی کے لئے تیار ہوں اور جینے جاہیں اور اسلام کو بچائیں جماعت احمدیہ کے ارکان میں ہم یہ خلوص جیسا دیکھتے ہیں۔ چاہے کسی سبب سے ہو مگر ہے ضرور۔

دیانت۔ ایفائے عہد۔ اپنے امام کی متابعت میں یہ جماعت فرد ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہماری یہ صاف بیانی کچھ تاثیر کرے اور ہندو مسلم اتحاد کے حامی علما میں صداقت کی روشنی نظر آ جائے"

"تمام علما کے سامنے خاص کر جمعیۃ العلمائے ہند کے سامنے احمدی جماعت کی مثال موجود ہے۔ اس طرز عمل پر اگر علمائے کوشش کی تو اللہ تعالیٰ ان کے مساعی حسنہ کو ضرور کامیاب بنائیگا۔ یہ وقت کفر و زندقہ پر فتووں کا نہیں ہے۔ یہ وقت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تبلیغ و اشاعت کا ہے۔ اور صرف اسی پر اگر کسی مسلمان کا خاتمہ ہو جائے اور کوئی پیس و پیش اس کو نہ ہو تو تمام فروعات اور جزیات عقائد کا محاسبہ اللہ پاک خود فرمائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ فتنہ ارتداد نے تمام اسلامی دنیا میں ایک ہلچل پیدا کر دی ہے اور ہر وہ شخص جو اصلی معنوں میں مسلمان ہے بے چین ہو رہا ہے ہر مسلمان خواہ گدا ہو یا تاجدار۔ بوریا نشین ہو یا مسند نشین اپنی حیثیت اور بضاعت کے مطابق اس فتنہ کے دور کرنے میں حصہ لینے کیلئے مستعد ہے۔ مگر افسوس صرف اس کا ہے کہ منتشر قوتوں کو یکجا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ کہ مسلمان دینی اصولوں کے ساتھ اپنے نفوس کو بھی اس کے تحت و تصرف میں دیدیں اور اس کی دیانت اور للہیت پر اعتماد کر کے بلا غدر و حیلہ اس کے احکام کی تعمیل کریں اس لئے ہماری حیثیت ایک مسلمان ہونے کے علی حضرت دالی حضرت نظام الملک والدین جہد یار دکن اور اعلیٰ حضرت شکستہ دالی کابل سے یہ درخواست ہے نہیں کہ عالی جناب سلطان عبد العزیز ابن سعود صاحب نشر داتی اس عہد اور امور مذہبی کو جمع اوقات اور مقدس دار الخلافہ کے چند روز کیلئے اس مقام پر تعین فرمایا جائے۔

ہم آج فتنہ ارتداد کے متعلق پیشوائے جماعت احمدیہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایک مفصل تحریر کا اقتباس درج کرتے ہیں۔ جناب مرزا صاحب مضمون میں فتنہ سے مسلمانوں کی حفاظت کا ایک مکمل اسکیم قوم کے سامنے پیش کی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ تمام مسلمانان ہند بلا لحاظ کسی قسم کی فرقہ بندی اور اختلاف کے اسکو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔ جناب مرزا صاحب نے اپنی جماعت کی عالی حوصلگی اور ایثار کی تعریف کے ساتھ مسلمانوں کو بھی ایسے ایثار کی غیرت دلائی ہیں مسلمانوں میں فیاضی اور سخاوت کی کمی نہیں ہے وہ اس سے کہیں زیادہ چندہ دے سکتے ہیں۔ اور دینگے بھی۔ مگر افسوس کہ اس کے تحفظ اور بجا خرچ کی ذمہ داری کے قابل لوگ نظر نہیں آتے ہیں۔ دیانت اور امانت جو مسلمانوں کی امتیازی صفتیں تھیں۔ آج وہ ان میں نایاب ہیں۔ جماعت احمدیہ کی فیاضی اور ایثار کے ساتھ ان کی دیانت اور آمد و خرچ کے ابواب کی درستگی اور باقاعدگی سب سے زیادہ قابل ستائش ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود آمدنی کی کمی کے یہ لوگ بڑے بڑے کام کر رہے ہیں"

"تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ جلد سے جلد مع مکمل سامان کے میدان عمل میں آنے والے ہیں۔ چنانچہ جناب مرزا محمود احمد صاحب کی اس تحریک پر کہ ڈیڑھ سو جانفروش اس کام کی شرکت کیلئے آئیں۔ مگر اپنے اخراجات کے خود ذمہ دار ہو کر ہر طرف سے صدائے لبیک آ رہی ہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے اپنے دو بیٹوں کو جو بی اے کلاس کے متعلم ہیں اس کیلئے